''اوجِ پاکستان'' کے تناظر میں روشن نگینوی کی قومی و ملی خدمات

روبینہ رشید

Rubina Rasheed

Lecturer, Department of Urdu,

Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar.

Abstract:

Roshan Nageenvi (Syed Sultan Ahmad Zaid) was born in the saadat family of village Nageena in district Bajnor with reference to his village, he made "Nageenvi" a part of his penname,and became famous due to his name. In order to join indian Air Force, he left his ancestral village after completing his matriculation in 1991. He migrated to pakistan after partition and started living in Rawalpindi.soon he left for karachi after joining pakistan Airforce .He got transferred to peshawar in 1957 as GSO in PAF headquarter.He lived there for lifetime. Roshan Nageenvi started regular poetry in 1943 and from that point onwards, his work was published in all the famous literary magazines. President Ayub rewarded him twice for his life poetry. He dedicated 56 years of his life to poetry and literature and particularly focused on all the genres of poetry.they include hamd, Naat, Salam, Stanza, Sonnets, Rubai, Song and patriotic songs which resulted in nine volumes of his work. Some of his work is unedited while the edited one includes his volume of patriotic songs "Auj-e-pakistan",which is the topic of this research paper to this volume comprised of patriotic song, songs and poems, in order to show love for his country in a beautiful and unique way.

قیامِ پاکستان کے بعد علمی و ادبی خدمات کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سے ایسے قلم کار ہیں جنھیں ان کی زندگی میں ہی پزیرائی ملی اور بعض ایسے بھی ہیں جنھیں نہ زندگی میں پذیرائی ملی نہ مرنے کے بعد۔ البتہ ان کی ادبی خدمات سراہے جانے کے

قابل ہیں۔تیسری قسم جو زندگی میں پذیرائی حاصل نہیں کر سکے لیکن مرنے کے بعد انھیں اعزازات دیے گئے اور قدر بھی کی گئی۔انھی میں ایک نام روشن نگینوی کا ہے جنھیں زندگی میں سوائے قومی شاعری کے کوئی اعزاز یا کوئی قدر نہ کی گئی اور ان کے مرنے کے بعد انھیں سراہا بھی گیا۔جبکہ زندگی میں انھیں قومی و ملی شاعری کے حوالے سے انعام بھی دیے گئے۔محمد امتیاز روشن نگینوی کے نام اور پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''روشن نگینوی کا اصل نام سید سلطان احمد زیدی ہے اور تخلص روشن ہے ۲۱ جولائی ۱۹۲۵ء کو گاؤں نگینہ ضلع بجنور (یوپی) کے ایک خاندان سادات میں پیدا ہوئے۔''(۱)

ان کے والد کا نام سید سجاد تھا۔نگینوی نے اپنے گاؤں نگینہ کی مناسبت سے اپنے نام کے ساتھ نگینوی لگایا اور اس طرح روشن نگینوی کے قلمی نام سے ادبی دنیا میں مشہور ہوئے۔ان کی تعلیم کے بارے میں محمد امتیاز ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

> "اپنے گاوں کے ہائی سکول (جارج ہندو پبلک سکول) سے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا گریجویشن تک تعلیم کی خواہش تھی مگر مالی حالت نے اس کی اجازت نہ دی۔بہر حال بی اے کرنے کی تمنا وقت گزرنے کے باوجود اسی طرح دل کے کسی گوشے میں محفوظ رہی انیس سال بعد ۱۹۷۰ئمیں یکا یک ایک لہر آئی اور پشاور یونیورسٹی سے بی اے اور بی اے آنرز کے امتحانات اعزازی نمبروں سے پاس کیئے۔''(۲)

میٹرک کے بعد ۱۹۴۱ء میں اپنے آبائی گاؤں کو چھوڑ کر انڈین ایئرفورس میں شمولیت اختیار کی۔تقسیم ہند کے بعد پاکستان ہجرت کی اور راولپنڈی میں رہائش اختیار کی اور پاک فضائیہ میں ملازمت ملتے ہی کراچی چلے گئے۔۱۹۵۷ء کے قریب پشاور تبادلہ ہوا اور پشاور میں فضائیہ کے ہیڈ کواٹر میں جی ایس او کے عہدے پر فائز ہوئے اور مرتے دم تک پشاور میں ہی رہے۔محمد امتیاز اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''روشن نگینوی کو پشاور کی فضاء ایسی پسند آئی کہ مرتے دم تک پشاور میں رہے۔''(۳)

پاک فضائیہ میں اعلیٰ ملازمت کے حصول کے بارے میں روشن نگینوی خود ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ''زندگی کی ابتدائی ساعتیں غربت وافلاس کی آغوش میں گزریں لیکن والدین کی نگاہوں میں میری ذات سے وابستہ مستقبل کے کچھ ایسے حسین خواب جھلملا رہے تھے جنھوں نے خون آشام غربت اور نامساعد حالات کے باوجود میری تعلیم کو جاری رکھنے میں مدد دی اور یہ انھی کی پُر خلوص اور انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے بفضلِ تعالیٰ ان کی تمنائیں پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔''(۴)

روشن نگینوی نے شاعری کی ابتداء ۱۹۴۳ء سے کی اور تب سے ان کی وفات تک کوئی بھی مشہور و معروف ادبی رسالہ ایسا نہیں جس میں اس کا کلام نہ چھپا ہو۔ان کی شاعری پر صدر ایوب نے انھیں دربار انعام سے بھی نوازا۔محمد امتیاز اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

> ''صدر ایوب نے اردو کے ایک شاعر روشن نگینوی کو تین سو روپے انعام دیے ہیں۔یہ ان کی

نظم ''جری رہنما'' پر دیا گیا جو انتخاب میں صدر ایوب کی کامیابی پر لکھی گئی ہے۔ روشن نگینوی کو صدر نے ۱۹۵۹ء میں بھی ڈیڑھ سو روپے کا انعام انقلاب اکتوبر سالگرہ کے موقع پر ان کی نظم ''جہادِ ایوب'' پر دیا تھا۔''(۵)

روشن نگینوی نیا پنی زندگی کے ۴۶ سال شعر و ادب کو دیے اور خاص کر شاعری کو۔ نثر میں انھوں نے افسانے، ڈرامے، مزاح وغیرہ لکھا اور شاعری میں حمد، نعت، قطعہ، غزل، رباعی، گیت، قومی و ملی نغمات کو ملا کر ان کے کل ۹ شعری مجموعے وجود میں آئے۔ محمد امتیاز لکھتے ہیں:

''روشن نگینوی کا شعری سفر ۴۶ (۱۹۴۳ء تا ۱۹۸۹ء) سالوں پر محیط ہے۔ اس دوران انھوں نے غزل، نظم، حمد، نعت، سلام، قطعہ، رباعی، قومی و ملی نغمے، گیت، بلکہ یوں کہیے کہ شاعری کے جملہ اصناف میں شعر کہے اور خوب کہے۔ اس طویل شعری سفر میں اُن کے حسب ذیل نو (۹) شعری مجموعے وجود میں آئے۔ نگینے، نکہتیں، رگِ سنگ، آئینہ گفتار، حرفِ فروزاں، شعلہ زار، چراغِ فردا، غیب وحضور اور اوجِ پاکستان، لیکن شو ءِ قسمت دیکھیے کہ آخر الذکر مجموعہ ''اوجِ پاکستان'' کے علاوہ باقی سب مجموعے تا حال غیر مطبوعہ ہیں اور طباعت کا راستہ دیکھ رہے ہیں۔''(۶)

''اوجِ پاکستان'' میں روشن نگینوی کی رجزیہ نظمیں اور قومی و ملی نغمے شامل ہیں جن میں انھوں نے پاکستان کے چپے چپے سے اپنی محبت کا اظہار خوبصورت اور انوکھے انداز میں کیا۔ یہ مجموعہ ۱۹۶۶ء میں یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور والوں نے چھاپا۔ سترہ روزہ پاک بھارت جنگ میں فضائی، بری اور بحری افواج نے اپنی صلاحیت، اعلیٰ کارکردگی اور بے مثال جرات کے جو نمونے پیش کیے ہیں مورخ انھیں تاریخ میں آبِ زر سے رقم کرے گا۔ ہندوستان جیسے وسیع اور پاکستان سے پانچ گناہ طاقتور ملک کو شکست دینا کوئی آسان کام نہ تھا مگر قابل تحسین ہیں ہماری افواج کے سپاہی جنھوں نے نہ صرف اس کو شکستِ فاش دی بلکہ دنیا سے اپنی بہادری کا لوہا بھی منوایا۔ اس جنگ میں جو کارنامہ پاک فضائیہ نے سرانجام دیا ہے وہ زیرِ نظر مجموعہ کی بیشتر نظموں کا موضوع ہیں۔(۷)

''اوجِ پاکستان'' کے حوالے سے روشن نگینوی اس کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

''اوجِ پاکستان'' قومی نظموں، غنائیوں اور ملی ترانوں پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے میں پاک فضائیہ کے علاوہ پاک بحریہ، پاک افواج اور سرفروشانِ وطن کی کارگزاریوں پر بھی نظمیں ہیں۔ کچھ منظومات بنیادی قومی موضوعات پر لکھی گئی ہیں اور کچھ انقلاب کے منظر و پس منظر کا بسیط جائزہ پیش کرتی ہیں۔''(۸)

محمد امتیاز اس کی اشاعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اوجِ پاکستان'' قومی و ملی نغموں، اور رجزیہ نظموں کا مجموعہ ہے جس میں محرک سنہ ۶۵ء کی جنگ ہے۔ یہ مجموعہ ۱۹۶۶ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا۔''(۹)

''اوجِ پاکستان'' میں روشن نگینوی پاک فضائیہ کے نوجوانوں میں مردِ مومن کی خوبیاں ڈھونڈتے نظر آتے ہیں۔ پاک فضائیہ ملک کی حفاظت میں سرگرم عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روشن نگینوی ان کی انہی خصوصیات کوصفحۂ قرطاس پر بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پاک فضائیہ کومردِ مومن کہہ کرمخاطب کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

مرحبا اے غازی حق آفریں اے سرفروش! دل میں ایماں کی حرارت، خون میں مومن کا جوش
برق کی سوزش، کڑک بادل کی، طوفاں کا خروش دیکھتا ہے جب تجھے دشمن تو اُڑ جاتے ہیں ہوش
تو ہے نباضِ فضا کیا شان کیا انداز ہے
فتح و نصرت کے جلو میں مائل پرواز ہے(۱۰)

اسی طرح ''مشرقی پاکستان کے ہواباز'' نامی نظم میں ان نوجوانوں کی شجاعت اور بہادری کے نغمے گاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ یہ نوجوان ملک کی حفاظت کے لیے سردھڑ کی بازی لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ پاک فضائیہ کے تمام نوجوان اس جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں چنانچہ مشرقی پاکستان کے ہوابازوں کو پاکستان کا محافظ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

تمھارے نام سے روشن ہے آج نامِ وطن تمھارے دم سے دلآویز صبح و شامِ وطن!
نظر بلند تو دل میں ہے احترامِ وطن تمھاری ذات سے وابستہ احتشامِ وطن!
وطن کو نازہے تم پر کہ پاسبان ہو تم!
دیارِ پاک کی عظمت ہو اور شان ہو تم!(۱۱)

نظم ''اوجِ پاکستان'' میں بھی پاک فضائیہ کوان کی محنت وعظمت، ہمت و بہاردی اور وطن پر اپنی جان نثار کرنے پر ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ چونکہ وہ خود بھی پاک فضائیہ کا حصہ رہے ہیں اسی وجہ سے ان کی شاعری پاک فضائیہ کے نوجوانوں کے لیے محبت رچی بسی ہے۔ان کی محبت کا منبع ومقصد پاکستان کی ہواباز فوج ہی ہے۔ پاک فضائیہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک پل میں دشت و دریا کو کیا تم نے عبور
تیز رفتاری میں شہرہ ہے تمھارہ دور دور
خاک میں تم نے ملایا اپنے دشمن کا غرور
تم پہ نازاں ہے وطن ارضِ وطن کی شان تم اے فضا کے شہزادو! اوجِ پاکستان تم(۱۲)

پاکستان کی سرزمین سے محبت کا اظہار ہر شاعر کے ہاں انگڑائیاں لیتا ہوا نظر آتا ہے لیکن ایک ایسا شاعر جو اس سرزمین کا رکھوالا رہا ہو تو یہ بات سوچی جاسکتی ہے کہ اس کے دل میں وطن کی محبت کا جذبہ کس قدر شدید ہوگا۔اپنے پاک وطن سے محبت کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

پاک زمین کا گوشہ گوشہ جنت کا گھوارا ہے
بیش بہا قربانی دے کر ایسا نقش اُبھارا ہے
دنیا کے نقشہ میں جس کا رنگ بہت ہی پیارا ہے
آزادی کا نغمہ گا کر دنیا کو للکارا ہے

یاد رہے اے دنیا والو! پاکستان ہمارا ہے(۱۳)

کشمیر ایک ایسا متنازعہ علاقہ ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن وہاں شروع ہی سے مختلف لوگوں کی حکومت رہی ہے۔اسی وجہ سے وہاں کی عوام شروع ہی سے ظلم وستم کا شکار رہی ہے۔ان بے چارے عوام کو اکثر و بیشتر یہی صورتحال پیش آتی رہی ہے یوں ہمیشہ سے اس پر دشمن کی اجارہ داری رہی ہے۔اس کے باوجود کشمیر کے عوام نے کسی کی حکومت قبول نہیں کی۔ کشمیر پاکستان کا حصہ رہا ہے اور رہے گا۔ یوں روشن نگینوی کشمیر کو اپنے وطن کا حصہ کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

لاکھ دشمن کے یہ نرغے میں سہی ہر تصرف سے وار ہے کشمیر
اِس کے محکوم بنایا لیکن پھر بھی آزاد رہا ہے کشمیر
عدل و انصاف سے مایوس نہیں گو دوراہے پہ کھڑا ہے کشمیر
ہم ہیں کشمیر کے تنہا مالک
ہم کو ورثے میں ملا ہے کشمیر(۱۴)

نظم ''بانیِ پاکستان'' میں قائداعظم کی دانش مندی، علم وحکمت، کوششوں اور دورنظری کو سلام کرتے ہوئے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تو نے ذروں کو کرنوں کی دستار دی سنگریزوں کو لعل و گوہر کر دیا!
خاکِ رہ سے شعاعیں لپکنے لگیں گرد کو مہر کا ہمسفر کر دیا
تو کہ تھا پیکرِ نظم و ضبط و یقین! تو کہ تھا واقفِ رازِ فردا و دی
عزمِ نو سے دلوں کو منور کیا ہر رگ و پے میں روحِ عمل پھونک دی
دانش وعلم وحکمت کے فیضان سے ناتوانوں کو تو نے سکت بخش دی
رفعتوں سے ہمیں آشنا کر دیا بے نواؤں کو اِک مملکت بخش دی(۱۵)

نظموں کے اس مجموعے میں وہ شہر جو پاک وہند جنگ کے دوران سب سے زیادہ متاثر ہوئے، ان کے بارے میں بات کرتے ہوئے ان کا ذکر بھی ملتا ہے جن میں لاہور، سیالکوٹ اور سرگودھا وغیرہ شامل ہیں:

پارساؤں ، دستگیروں ، صوفیوں کا شہر ہے
اہلِ حق، پیروں فقیروں ، عالموں کا شہر ہے
باکمالوں ، شاعروں ، دانشوروں کا شہر ہے
شیر دل ، بانکوں ، جیالوں ، فاتحوں کا شہر ہے
سرفروشوں ، جاں نثاروں ، غازیوں کا شہر ہے
اے مرے لاہور تو زندہ دلوں کا شہر ہے(۱۶)

نظم ''سرگودھا'' میں سرگودھا کو وطن کی شان کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

فضائیں گونج رہی ہیں ترے فسانوں سے! مئے نشاط سے سرشار ہے نگارِ وطن

زمیں سے تا بہ فلک آج تیرے قصے ہیں　　بلند تو نے کیا جنگ میں وقارِ وطن!(۱۷)

مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ روشن نگینوی اپنی ان نظموں میں وطن کی محبت کے حوالے سے خاصے پر جوش ہیں۔ وطن کی محبت ان کی رگوں میں رچی بسی ہے۔ چونکہ وہ خود افواج پاکستان کا حصہ رہے ہیں اس وجہ سے یہ نظمیں ان کی قومی و ملی شاعری کے ضمن میں خوبصورت اضافہ ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد امتیاز، مضمون: روشن نگینوی ۔۔۔ایک عہد ساز شاعر، مشمولہ: مشرق، روزنامہ، پشاور: ۲۷ فروری ۲۰۰۷ء، ص: ۱۰۳

۲۔ روشن نگینوی، عرض مصنف، غیر مطبوعہ، مجموعہ: چراغِ فردا، مملوکہ: ڈاکٹر محمد امتیاز

۳۔ محمد امتیاز، مضمون: روشن نگینوی ۔۔۔ایک عہد ساز شاعر، مشمولہ: مشرق، روزنامہ، ص: ۱۰۳

۴۔ روشن نگینوی، پیش لفظ، غیر مطبوعہ، مجموعہ: غیب وحضور، مملوکہ: ڈاکٹر محمد امتیاز

۵۔ محمد امتیاز، روشن نگینوی کی غیر مطبوعہ قلمی بیاضیں، مشمولہ: معیار، تحقیقی و تنقیدی مجلّہ، اسلام آباد: شعبہ اُردو، کلیہ زبان و ادب، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء، ص: ۱۰۵

۶۔ ایضاً

۷۔ روشن نگینوی، پیش لفظ: اوجِ پاکستان: قومی نظمیں، غنائیے، ملی ترانے، پشاور: یونیورسٹی بک ایجنسی، ص: ۷

۸۔ ایضاً

۹۔ محمد امتیاز، مضمون: روشن نگینوی ۔۔۔ایک عہد ساز شاعر، مشمولہ: مشرق، روزنامہ، ص: ۱۰۶

۱۰۔ روشن نگینوی، مضمون: مردِ مومن، مشمولہ مجموعہ: اوجِ پاکستان: قومی نظمیں، غنائیے، ملی ترانے، ص: ۱۸

۱۱۔ مشرقی پاکستان کے ہوا باز، ص: ۱۷

۱۲۔ اوجِ پاکستان، ص: ۱۴

۱۳۔ پاکستان ہمارا ہے، ص: ۵۷

۱۴۔ کشمیر، ص: ۸۳

۱۵۔ بانیِ پاکستان، ص: ۲۷

۱۶۔ لاہو، ص: ۲۵

۱۷۔ سرگودھا، ص: ۲۲

☆......☆......☆